السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بندہ ناچیز نے اپنی بیوی کو پہلی طلاق مورخہ ۹۹۔۳۔۱٦ کو دی ۔ اس کے بعد رجوع نہ ہو سکا پھر میں نے دوسری طلاق مورخہ ۹۹۔۴۔۲۸ کو دے دی ۔ اس کے بعد اب تک رجوع نہیں ہو سکا اب چونکہ کچھ رشتے دار تصفیہ کروانے کی کوشش کر رہے ہیں لہٰذا آپ مہربانی فرما کر مجھے قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب صادر فرمائیں کہ

(1) ایک طلاق موثر ہوئی ہے یا کہ دونوں؟

(2) اگر دونوں ہی موثر ہیں تو عدت پہلی طلاق سے شمار کی جائے گی یا دوسری طلاق سے؟

(3) اب اگر تصفیہ ہو جائے تو اس کے لیے شرعی طریقہ کار کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں اہل علم کے دو قول ہیں :

(1) دونوں طلاقیں واقع ہو چکی ہیں ۔ (2) صرف ایک طلاق واقع ہوئی ہے ۔

اس فقیر الی اللہ الغنی کے نزدیک پہلا قول راجح ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ --بقرة229

''طلاق (رجعی) دوبار ہے پس بند کر رکھنا ہے ساتھ اچھی طرح کے یا نکال دینا ساتھ اچھی طرح کے'' دوسری طلاق دینے یا واقع ہونے کے لیے پہلی طلاق کے بعد والے رجوع کا شرط ہونا کسی آیت یا کسی حدیث مقبول سے ثابت نہیں ۔

عدت دوسری طلاق سے شمار ہوگی یا پہلی سے اس میں بھی دو قول ہیں اس بندہ کے ہاں راجح قول یہی ہے کہ دوسری طلاق سے عدت شمار کی جائے دلیل یہ ہے کہ طلاق عدت طلاق سے شروع کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ --بقرة232

''اور جب طلاق دو تم عورتوں کو پس پہنچیں عدت اپنی کو''

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ --بقرة228

''اور طلاق والیاں انتظار کریں ساتھ جانوں اپنی کے تین حیض تک'' طلاقیں چونکہ دو ہیں اس لیے عدت کے اندر رجوع بلا نکاح اور عدت کے بعد نکاح جدید درست ہے

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ --بقرة228

''اوران کے خاوندوں کو اس مدت کے اندر اپنی عورتوں کو پھر لینے کا زیادہ حق ہے''

فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ --بقرة232

''پس مت منع کرو ان کو یہ کہ نکاح کریں خاوندوں اپنے سے''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل

طلاق کے مسائل ج1ص350

محدث فتویٰ